







قیمت سالیانہ بلا محصول ۶ عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی | قیمت سالیانہ مع محصول ۶ عہ

نمبر ۴۲ جلد ۱۱ | لودیانہ ۱۸ - اکتوبر ۱۸۸۳ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی


# گلدستۂ اخبار

**چین** اور فرانس کا جنگ ملتا نظر نہیں آتا ہی۔ **روس** اور جرمنی بھی آپسمیں جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ **اسٹریا** اپنی حدود بندی میں مستعدی کے ساتھ مصروف ہی۔ **تبت** میں روسیوں کی ایک اور جماعت وارد ہوئی ہی۔ **برہما** میں فرانس کے ساتھ ہمدردی کرنے کے واسطے ایک شاہی کونسل مقرر ہوئی ہی۔ **بمبئی** میں اہل ہنود اور اہل اسلام کے درمیان سخت فساد ہو رہا ہی۔ **امیر کابل** ہرات کو اب جانا نہیں چاہتا ہی۔ **قندھار** میں چار روسی سوداگری بھیس میں کارروائی کر رہے ہیں۔ **افغانستان** کے تمام غلزئی افغان امیر کابل کے دشمن ہو گئے ہیں۔ **جلال آباد** کا گورنر اپنی فوج کو غلزئیوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے تیار کر رہا ہی۔ **چین** کے جنگ میں فرانس کا ۳۰ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا۔ **جنگ** مصر میں شریک ہندوستانی فوج کو چھ ماہ کا بھتہ ملیگا۔ **قلعہ** دہلی کی مضبوطی کے واسطے جدید قسم کی توپیں آ رہی ہیں۔ **میرٹھ** میں ڈیوک آف کناٹ کی آمد کی تیاریاں سرگرمی کے ساتھ ہو رہی ہیں۔

**کانپور** فرخ آباد ریلوے یکم دسمبر کو جاری ہو جاویگی۔ **علیگڈھ** محمدن کالج میں ایک ہندو طالب علم نے غیرت سے خودکشی کی۔ **تجویز** ہو رہی ہی کہ پارلیمنٹ انگلستان میں ہندوستانی بھی مقرر ہوا کریں۔ **شاہ زولو** نے اپنی حفاظت کے لئے انگلستان سے امداد طلب کی ہی۔ **مہاراج الور** نے اپنے محل کے سامنے ایک عالیشان سنگ مرمری فوارہ بنانے کے لئے ایک مشہور یورپین کاریگر نوکر رکھا ہی۔ **لنڈن** میں چوریوں کی کثرت نے پولیس کو تنگ کر رکھا ہی۔ **امرتسر** پٹھانکوٹ ریلوے اخیر نومبر تک جاری ہو جاویگی۔ **جاوا** کے کوہ آتش فشان سے ایک لاکھ جانیں تلف ہوئی ہیں۔ **آگرہ** میں بھیڑیوں کی کثرت سے ۵ بچے ضائع ہو گئے۔ **لارڈ** میو صاحب ہندوستان میں مہاراج کوچ بہار کے مہمان ہونگے۔ **گورنمنٹ** ہند کو اطلاع دی گئی ہی کہ مہاراجہ پٹیالہ و مہاراجہ نابہہ و جیند نمایشگاہ کلکتہ میں تشریف نہیں لاوینگے۔ **پختہ** طور سے ثابت ہو گیا ہی کہ مہاراجہ دلیپ سنگھ صاحب ہندوستان میں نہیں آئینگے۔ **مکتی** فوج آجکل لاہور میں اپنی کارروائی کر رہی ہی۔ **احمد آباد** میں سخت بارش ہوئی جسکے صدمہ سے ۱۵ سو مکان گر گئے ہیں۔ **بریلی** کالج کے قایم کرنے کے لئے بڑی کوشش کے ساتھ چندہ جمع ہو رہا ہی۔ **پشاور** میں ایک اسکول اہل اسلام نے بھی جاری کیا ہی۔ **فرانس** والوں کو آجکل اہل مڈیغاسکر بہت تنگ کر رہے ہیں۔ **چیف** کورٹ پنجاب کا اجلاس ۱۵ - اکتوبر سے لاہور میں شروع ہو گیا ہی۔ **انگلستان** کا سفیر ۷ - اکتوبر کو سلطان روم کے پاس پہنچ گیا ہی۔ **شغنان** پر افغانوں کے قبضہ کرنے کی خبر کی تصدیق ہو گئی ہی اور وہاں کے حاکم یوسف بیگ کو قید کرکے کابل بھیجدیا ہی۔ **میسور** کا اسباب جو نہایت عمدہ اور تحفہ ہی نمایشگاہ کلکتہ میں بھیجا جاویگا۔ **اورنگ آباد** کے علاقہ میں سیلاب کے صدمہ سے ۱۴ گانوں برباد ہو گئے۔ **کابل** میں آجکل یہہ مشہور ہو رہا ہی کہ جب امیر عبدالرحمن خان کابل سے غیر حاضر ہونگے تو فوراً کوئی دوسرا سردار تخت پر جلوس کریگا۔ **شمالی** افغانستان کے سرداروں نے امیر کے پاس یہہ پیغام بھیجا ہی کہ ہم تم کو اپنا بادشاہ نہیں مانتے ہیں اور اگر جبراً قبول کرانا چاہتے ہو تو پہلے ہم سے جنگ کرلو۔ **خبر** آئی ہی کہ امیر کابل کی ایک دختر بھی فوت ہو گئی ہی۔ **حکم** ہو گیا ہی کہ قندھار ریلوے براہ ہرنائی فوراً کوئٹہ تک وسیع کیجاوے۔ **شملہ** کے راہ میں چار ہزار روپیہ سرکاری خزانہ کا لٹ گیا +

# نور افشاں

## خدا کی ہستی کا ثبوت

وجود باری تعالیٰ کا ثبوت دلائل کا محتاج نہیں مگر چونکہ بعض ناظرین اپنی عدم توجہگی کے باعث اس سے پورے آگاہ نہیں ہیں اسواسطے دو ایک عام فہم دلیلوں کا لکھدینا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ یہہ عام فہم دلیلیں وہ ہیں جو نیچر یعنے دنیا کی پیدایش اُس کی حفاظت اور تمام انسانی ارادہ سے اخذ کی گئی ہیں اور انسان کے قائل کرنے کے واسطے بہ نسبت خیالی نتائج کی باریکیوں کے کہیں بڑھکر موثر سمجھی جاتی ہیں +

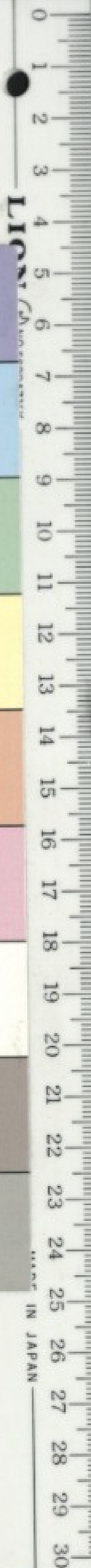
دنیا کی پیدایش دو حالتوں سے خالی نہیں ارادہ سے یا از خود یعنے اتفاق سے۔ ارادی کاموں میں ایک نتیجہ پیدا ہونے کے واسطے ضرور ہی کہ ہر ایک حصہ کا تعلق دوسرے سے پایا جاوے اور اتفاقی کاموں میں ٹھیک اُسکے برعکس۔ جب ہم کسی جگہ پر اینٹ پتھر وغیرہ ایسی ترتیب سے رکھے ہوئے دیکھتے ہیں کہ جنسے ایک سڈول عمارت بنگئی ہو تو ہم جھٹ کہدیتے ہیں کہ وہ ارادے سے رکھے گئے ہیں اور جب انکو بے ترتیب اودھر اودھر پڑے دیکھتے ہیں تو یقین سے کہتے ہیں کہ اتفاق سے پھینکے گئے ہیں۔ اب دنیا اور تمام اُسکے متعلقات میں صاف نظر آتا ہو کہ ایک حصہ کا علاقہ دوسرے سے ہو اور دوسرے کا تیسرے سے اور مجموعہ انکا ایک نتیجہ پیدا کرتا ہو مثلاً سورج کا علاقہ زمین سے نباتات کی پیدایش کے واسطے مناسب گرمی دینے اور انکی پرورش کرنے کے واسطے مینہہ اور شبنم برسانے میں ہو اور زمین کا علاقہ نباتات سے انکے پیدا کرنے اور بڑھنے پھولنے کے واسطے مناسب مٹی اور طراوت بخشنے میں ہو یہہ نباتات کا علاقہ حیوانات سے انکی خورش اور پرورش بہم پہنچانے میں ہو اور آخر سب کے مجموعہ سے ایک بڑا نتیجہ پیدا ہوتا ہو جو بے شمار مخلوقات کی زندگی کا قایم رکھنا ہو۔ پس ان سب میں ارادہ کا ہونا صاف ثابت ہوا اور یہہ ارادہ صرف دنیا کی عظیم بناوٹ اور اُسکے متعلقات میں ہی نہیں ملتا بلکہ ہر حصہ میں فرداً فرداً برابر دیکھا جاتا ہو ہر ایک حیوان میں بہ سبب خصوصیات اُسکی زندگی کے اور ہر ایک نبات میں بسبب بہم پہنچنے ایسی ضروریات کے جو اُسکی حالت کے مناسب ہیں۔ غرض ادنیٰ مخلوق سے اعلیٰ تک کی خلقت میں یہہ ارادہ برابر پایا جاتا ہو +

پس جب دنیا اور اُسکے ہر ایک حصہ میں ارادہ کے نشانات صاف صاف پائے جاتے ہیں تو پھر وجود صاحب ارادہ یعنے ہستی باری تعالیٰ کے اقرار کرنے میں کیا دقت ہو۔ ہم کرۂ ارض کو دیکھ کر جسپر دنیا کا صرف نقشہ کھنچا ہوا ہو اُسکے موجد کی حکمت کے قائل اور ثناخواں ہوتے ہیں پھر ایسی ہستی کے وجود اور اُسکی کامل حکمت اور قدرت کے قائل کیوں نہیں ہوتے جسنے اس عظیم دنیا کو مع اُسکی تمام عظمت کے نہ صرف پہلے سے ایجاد کیا بلکہ ایک عجیب و غریب سلسلہ اور ترتیب سے قایم کرکے اُسکو بوقلمون مخلوقات سے آباد کیا +

دنیا کی حفاظت جسنے مخلوقات کا سلسلہ ایک ایسی ترتیب سے قایم دیکھا جاتا ہو کہ اسمیں بال برابر بھی فرق نہیں پایا جاتا۔ فرض کرو کہ یہہ باترتیب صورت از خود پیدا ہو گئی حالانکہ یہہ فرض محال ہو تاہم یہہ فرض کر لیا کہ وہ صورت کسی معین حد تک بدستور قائم رہیگی کسی طرح اعتبار کے لایق نہیں ٹھہر سکتا لیکن دنیا کی ترتیب اور سلسلہ کو ہم آدم سے تا ایندم بدستور جاری دیکھتے ہیں سورج کا اثر زمین پر بدستور ہی جیسا تھا درختوں پودوں اور نباتات کی پیداوار ہمیشہ سے یکساں ہی ہر ایک تخم وہی پھل دیتا ہو جو پہلے دیتا تھا حیوانات کے ہر قسم کی خلقت اور زندگی کی صورت وہی ہو جو پہلے تھی۔ کیا اتفاق ایسی باترتیب اور مسلسل انتظام کو از خود قایم رکھ سکتا ہو نہیں سوا قادر مطلق اور حکمت کے باپ خدا کے ہاتھ کے اور کسی شے میں یہہ قدرت نہیں +

اب ہم خدا کی ہستی کا بڑا ثبوت انسان کے عام رائے سے مشاہدہ کرتے ہیں جو دنیا کے ہر ایک حصہ اور ہر ایک جگہ میں باوجود مختلف سمجھ بوجھ اور جداگانہ رہت بہت کے بالاتفاق اُسکا ہرا پکار رہا ہو۔ عام رائے یا تو گذشتہ روایتوں سے پیدا ہوتا ہو اور یا آدمیوں کی اپنی عقلی دلیلوں کے نتائج سے۔ غرض خواہ کیسے ہی سے ہو بہر حال یہہ ایک بڑے قوی ثبوت کی دلیل ہو کیونکہ اگر روایتوں سے ہی تو انکا سراغ لگتے لگتے آخر ایک منبع واحد یعنے خود خدا ثابت ہوگا اور اگر انسانوں کی اپنی عقلی دلیلوں کے نتائج سے ہو تو یہہ ناممکن ہوگا کہ دنیا کے مختلف حصوں کے تمام آدم زاد ایک ایسی بات پر یوہیں متفق ہو جائیں جو حقیقت میں موجود نہ تھی۔ اگرچہ اُس عام یقین کی بابت شکوک پیدا ہو سکتے ہیں اور ہوئے بھی ہیں لیکن سیاحوں کے بیانات نے ثابت کر دیا ہو کہ کوئی قوم دنیا پر آج تک ایسی نہیں دیکھی گئی جسمیں معبود کے اقرار اور مذہبی عبادت کے کچھ نہ کچھ نشان نہ پائے جائیں البتہ کہیں کہیں ایسے آدمی ہیں حتیٰ کہ مہذب ملکوں میں بھی بعض بڑی لیاقت کے پائے جائینگے جو خدا کی ہستی کے برملا انکاری ہیں لیکن ایسے چند آدمیوں کی شہادت باقی خلقت کی شہادت کے آگے کیا حقیقت رکھہ سکتی ہو۔ عام لوگ سورج کی روشنی کا اقرار کرتے ہیں اور اگر دو ایک جنم کے اندھے انکاری ہوں تو اُن کے انکار سے کیا نقصان +

آخر میں ہم یہہ بھی دیکھتے ہیں کہ نیچر خدا کی ہستی کا ثبوت تو دیتی رہی ہو لیکن ہمیشہ اُس ثبوت کو غلطی سے محفوظ نہیں رکھ سکتی وہ اپنے خیالات محض اُن چیزوں سے لیتی ہو جو دیکھنے سننے سونگھنے چکھنے یا چھونے میں آسکتی ہیں اور یہی وجہ ہو کہ سچا معبود کبھی اجرام فلکی کی صورت میں اور کبھی زمینی اشیا مثلاً آگ پانی مٹی وغیرہ کی ہیئت میں غلطی سے ملایا جاتا رہا ہو قریباً ہر ایک حصہ پیدایش کا کیا جاندار اور کیا بیجان باری باری سے پرستش کی شے یا معبود بنتا رہا ہو پس خدا کی بابت صحیح اور نیک خیال قایم کرنے کے واسطے ایک اور چیز کی ضرورت ہو جو ان شبہات کو بالکل رفع کر سکتی ہو اور وہ الہام ہو۔ الہام ہی تمام شبہات کے بادلوں کو ہمارے آگے سے ہٹاتا اور الٰہی عظمت کی تجلیات کو جہاں تک کہ انسان کی



سمجھ میں آسکتی ہیں ہمارے سامنے ظاہر کرتا ہے کسی سے ہم کو خدا کی توحید اُسکے قادر مطلق اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کی خبر ملتی ہے اور یہی ہم کو سکھاتا ہے کہ ہم ایک ایسی ہستی کے ہاتھ میں ہیں جسکے علم سے ہم دور نہیں بھاگ سکتے اور جسکی قدرت اور طاقت ہم اپنے اوپر سے کسی طرح ہٹا نہیں سکتے +

# مراسلات

## مولوی محبوب مسیح کی مشکلاتیں

### ساتویں مشکل

### پیتل کا سانپ بنانیکا حکم الہامی نہ تھا

**قولہ** - توریت کی کتاب گنتی کے ۲۱ باب کی ۵ آیت سے ۹ تک لکھا ہے... پھر موسیٰ کی دعا سُنکر خدا نے اُسے فرمایا کہ ایک سانپ بناکر نیزہ پر لٹکا جو کوئی اُنکا ڈسا ہوا اُسپر نظر کریگا وہ بچیگا چنانچہ موسیٰ نے پیتل کا سانپ بناکر نیزہ پر وغیرہ +

(۱) یہہ حکم سراسر خلاف اُس حکم کے ہے جو کتاب خروج کے ۲۰ باب میں ہے کہ تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں جو زمین کے نیچے ہے مت بنا +

واضح ہو کہ اگر اُس حکم میں فقط یہی باتیں ہوتیں جو آپ نے نقل کی ہیں تو نہ صرف آپ کے مطلب کے برخلاف ہوتیں بلکہ حقیقت میں بے مطلب ہوتیں۔ اِس حکم میں جو لطف ہے وہ اُس باقی حصہ میں ہے جو آپنے نقل نہیں کیا۔ اور وہ یوں ہے تو اُن کے آگے مت جھک اور نہ اُنکی عبادت کر۔ پس مورتیں بناکر پوجنا منع کیا گیا۔ اور کہ یہی اُس حکم کی صحیح تعبیر ہے اُن احکام سے مُصرح ہے جو طرح طرح کی مورتیں بنانے کے لئے صادر ہوئے۔ اسیطرح وہ سانپ قدرت الٰہی کے ظہور کے لئے ایک آلہ مقرر ہوا جیسے ہارون کا عصا اور نہ کہ عبادت کے لئے معبود تجویز ہوا +

**قولہ** - (۲) خدا نے اپنے اِس حکم مذکور میں اس امر کی کچھ تصریح نہیں کی کہ وہ سانپ کس چیز جمادی و نباتی وغیرہ سے بنایا جاوے۔ (۳) نہ موسیٰ کی نے خدا سے اِس امر مذکور کی تشریح چاہی تھی۔ (۴) موسیٰ نے صرف اپنی طبیعت سے بغرض اسکے دیرپا ہونے کے جنس دھات سے بنایا تھا۔ چنانچہ یہی سبب سے سانپ کی وہ دھاتی مورت موسیٰ کے بعد بھی عرصہ چھہ سَو برس تک قایم و ثابت رہی +

واضح ہو کہ اگرچہ امور بالا کی نسبت کچھ ذکر نہیں آیا ہے تاہم جو کچھ موسیٰ نے کیا خدا کی مرضی کے موافق ثابت ہوتا ہے۔ اولاً اگر سانپ کا دھات سے بنایا جانا خدا کی مرضی کے موافق نہ ہوتا اور موسیٰ کی طبیعت کا حکم الٰہی میں بیجا دخل ہوتا تو اُسکو گرفت ہو جاتی۔ ثانیاً اگر فقط موسیٰ ہی کی طبیعت کا ولولہ ہوتا اور خدا کی مرضی کے موافق نہ ہوتا تو مدعا مقصود ظہور میں نہ آتا۔ پس جاننا چاہئے کہ خدا نے موسیٰ کی کارروائی پر اعتراض نہ کیا اور مارگزیدوں نے اُس پیتل کے سانپ کی طرف دیکھا اور شفا پائی۔ لہذا آپکے اعتراض بعید از مطلب ہیں +

**قولہ** - (۷) نہ بعد دور ہونے اُن جلانے والے سانپوں کے موسیٰ کو فوراً خدا نے مثل اُس گوسالہ کے اُس مورت سانپ کے دور و نابود کرنے کا کچھ حکم دیا تھا (۷) نہ موسیٰ کے بعد ہارون واُنکے دوسرے جانشینوں کو خدا نے اُسکے نیست و نابود کرنے کا حکم دیا۔ (۸) اور نہ موسیٰ و ہارون واُنکے جانشینوں نے خود خدا سے اُس مورت کے رکھنے و نہ رکھنے کی نسبت کبھی کچھ ہدایت چاہی تھی +

واضح ہو کہ وہ مورت سانپ بطور یادگار اُس حادثہ کے بنی اسرائیل میں رہنے پائی اور یہی سبب معلوم ہوتا ہے کہ اُسکے نابود کرنے اور نہ کرنے کی بابت کوئی ہدایت درج نہیں ہوئی۔ یاد رہے کہ وہ گوسالہ ہارونی فوراً تڑوایا گیا تھا اس لئے کہ بنی اسرائیل اُسکی پرستش کرنے لگے تھے مگر پیتل کا سانپ بایام موسیٰ و ہارون والاقضات اُس تعظیم کو نہ پہنچا تھا جو حزقیاہ بادشاہ نے اپنے عہد میں معلوم کی تھی۔ اس لئے موسیٰ و ہارون واُنکے جانشینوں نے اسکو برباد نہ کیا بلکہ بطور یادگار رہنے دیا۔ اور جب تک بنی اسرائیل نے اُسے رکھکر گناہ نہ کیا تب تک خدا نے بھی اُسکے نابود کرنے کی نسبت ارشاد نہ فرمایا +

**قولہ** - (۹) باوجود دیکہ بعد رخصت ہوجانے حضرت موسیٰ کے قوم اسرائیل مدت چھہ سَو برس تک اُس مورت کو بحال و ثابت رکھکر اُسکے آگے تعظیماً خوشبوئیاں جلاتے رہے تھے تاہم خدا نے اُس سے پیشتر اور خدا کی اُس حرکت غیر مشروعہ سے اُنکو منع کیا۔ نمبر ۱ میں لکھتے ہیں کہ خدا نے اس دھاتی مورت کے آگے خوشبوئیاں جلانا پسند رکھا تھا۔ اِلّا حزقیاہ بادشاہ اُسکے بندہ نے ناپسند کرکے دور کر دیا تھا +

اے دوست مجھے یقین ہے کہ اِس بت پرستی کا عرصہ چھہ سَو برس تک رہنا ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور ہمارے نزدیک وہ عرصہ قریباً پندرہ برس کے ثابت ہوتا ہے۔ ذرہ غور کرنا۔ اولاً۔ سوائے حزقیاہ بادشاہ کے زمانے کے کسی اَور زمانہ میں اُس مورت سانپ کی تعظیم کا کہیں ذکر نہیں ہوا ہے بعد خروج مصر ہی کے دیکھو سونے کے بچھڑے کا بیان ہے (خروج ۳۲: ۱-۶) پھر کتاب القضات باب ۱۰ میں ایک افود اور ترافیم اور تراشے ہوا بُت مذکور ہوا ہے۔ جو بنی دان اپنے قبضے میں لے آئے تھے۔ پھر کتاب گنتی باب ۲۵ آیت ۱-۵ میں بعل فغور کی بابت مرقوم ہے جس سے اسرائیل سے اور خداوند کا قہر بنی اسرائیل پر بھڑکا۔ ۱ سلاطین باب ۱۱ آیت ۵ میں سلیمان کی بُت پرستی کا ذکر ہے کموس اور مولک کا بیان ہے۔ پھر ۱ سلاطین ۱۲: ۲۸-۳۲ میں یربعام بادشاہ کی بُت پرستی کا احوال مسطور ہے۔ اُسنے سونے کے دو بچھڑے بنائے ایک کو بیت ایل میں اور دوسرے کو دان میں رکھا اور اُنکے آگے قربانیاں گذرانیں۔ آخر حزقیاہ بادشاہ کے زمانہ میں اِس مورت سانپ کی تعظیم کا ذکر ہے جو موسیٰ نے بنایا تھا (۲ سلاطین ۱۸: ۴) پس اگر سانپ کی تعظیم پہلے کبھی ہوئی ہوتی تو اُسکا مذکور ہوتا۔ اِسلئے عرصہ چھہ سَو برس کا صحیح ثابت نہیں ہوتا +

ثانیاً۔ آسا اور یہوسفط بادشاہوں نے اپنے اپنے عہد میں یہوواہ کے بُت برباد کئے۔ چنانچہ آسا کی بابت لکھا ہے کہ اُس نے اُن بتوں کو جنہیں اسکے باپ دادوں نے بنایا تھا نکال پھینکا وغیرہ (۱ سلاطین ۱۵: ۱۱-۱۳ و ۲ تواریخ ۱۴: ۲-۵) اِسی طرح

یہوسفط نے اونچے مکانوں کو یہودا میں سے دور کیا۔ اب اگرچہ وہ مورت سانپ اُسکے دنوں بنی یہودا میں تھی مگر اُسکے آگے خوشبوئیاں جلانے کا ذکر نہیں ہے اور اُسکے زمانہ تک وہ مورت محض یادگار اُس حادثہ کی معلوم ہوتی ہے۔ اگر اُس کی تعظیم کا رواج ہوتا تو آسا اور یہوسفط جنہوں نے اور بُت پرستیوں کو یہودا میں سے خارج کیا اسے بھی کرتے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس پیتل کے سانپ کی تعظیم اُسکے دنوں کے بعد شروع ہوئی +

اُسکے بعد یوآس کے دنوں میں جو یہوسفط سے چوتھی پشت تھا جب یہویدہ کاہن مرگیا تو لکھا ہے کہ وے خداوند اپنے باپ دادوں کے خدا کے گھر کو چھوڑکر یسیرتوں اور بتوں کی پوجا کرنے لگے (۲ تواریخ ۲۴: ۱۸)۔ اور پھر خزقیاہ کے باپ آخز نے غیر معبودوں کیطرف دل لگایا اور ذبیح پڑھائے۔ (۲ تواریخ ۲۸: ۲۲ وغیرہ)

پس اُس سانپ کی تعظیم کا شروع ان دو بادشاہوں کے وقت میں قائم ہوسکتا ہے۔ یعنے یوآس کے یا آخز کے۔ اب اگر یوآس کی بُت پرستی سے اُسکا شروع سمجھیں تو بموجب ڈاکٹر ہیلز صاحب کی کرانالوجی کے خزقیاہ کے عہد تک قریباً سوا سو [۱۲۴] برس کا عرصہ ہوتا ہے۔ اور اگر آخز سے اُسکا شروع قائم کریں تو خزقیاہ کے عہد تک صرف پندرہ برس کا ہوتا ہے۔ یعنے سانپ کی تعظیم یا تو ۱۲۴ برس رہی اور یا ۱۵ برس یہاں سے بھی چھ سو کا خیال غلط ثابت ہوتا ہے +

ثالثاً۔ اگر ان دو بادشاہوں مذکورہ میں سے کسی ایک کے عہد میں دیگر بُت پرستیوں کے ساتھ پیتل کے سانپ کی بھی تعظیم شروع ہوئی تو ظاہر ہے کہ خدا اُنکی حرکت غیر مشروعہ پر خاموش نہ رہا۔ بلکہ لکھا ہے کہ یوآس اور اسکے امیروں کی خطا کے سبب یہودا اور یروشلم پر قہر ہوا۔ (۲ تواریخ ۲۴: ۱۸) اور آخز کا حال اس سے بھی بدتر ہوا۔ دیکھو ۲ تواریخ ۲۸: ۵-۶۔ ادھر تو خدا نے ان بادشاہوں کو اُن کی بُت پرستی کے سبب اُنکے دشمنوں سے پٹوایا اور اُدھر خزقیاہ کو تخت نشین کرکے اُن بتوں کو تڑوایا۔ دیکھو خزقیاہ کا وعظ مرقومہ ۲ تواریخ ۲۹: ۲-۱۱- اور اُسکا نتیجہ ۲ سلاطین ۱۸: ۴ بمقابلہ ۲ تواریخ ۳۱: ۱- یاد رہے کہ سانپ کی مورت کی تعظیم کا شروع آخز بادشاہ کے عہد میں قائم کرنا یوآس کے عہد میں ہٹا لیجانے کی نسبت زیادہ تر واضح ہے۔ اور موسیٰ کے زمانہ سے اُسکا شروع تصور کرنا ایک مردود خیال ہے +

قولہ (۱۲) قوم اسرائیل مدت مدیدہ مذکورہ بالا تک اس پیتل کے سانپ کے روبرو تعظیماً خوشبوئیاں جلانے اور اُس کے بلاضرورت اپنے پاس رکھنے سے عنداللہ گنہگار ہوئے تھے یا نہیں +

واضح ہو کہ آپکی مدت مدیدہ بالا تو غلط ثابت ہوئی ہے۔ اور جسقدر عرصہ خواہ کتنی برس خواہ ایک ہی مرتبہ اس کی پرستش کی تو بیشک گنہگار ٹھہرے۔ مگر جب تک پاس رکھے رہے اور اُس کی تعظیم نہ کی تب تک محض پاس رکھنے سے گنہگار نہیں ٹھہرتے تھے البتہ اگر پاس رکھنا منع کیا جاتا اور وہ اُسکے برخلاف مورت کو رکھے رہتے تو اُنکا اُسے پاس رکھنا بھی خطا میں داخل تھا +

قولہ۔ یہہ عجیب انصاف ہے کہ خداوند توریت کے حکم سے بنائی ہوئی سانپ کی مورت مذکورہ بالا اور دو اُن دھاتی مورتوں کروبیوں کے آگے قوم اسرائیل برگزیدہ خدا کا یا افعال تعظیم پیش آنا موجب گنہگاری کا نہوا اور دیگر اقوام کے ایسے افعال اُنکی بنائی ہوئی مورتوں کے آگے موجب بُت پرستی و گنہگاری کے سمجھے جاویں +

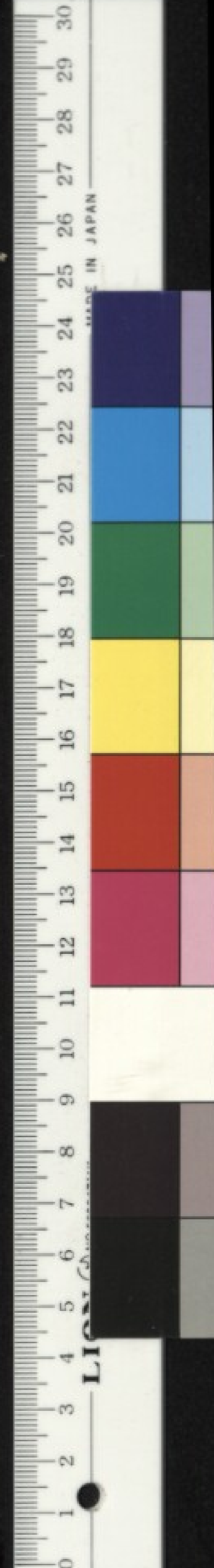
واضح ہو کہ جب لوگ اس مورت سانپ کی تعظیم کرنے لگے تو خطاکار ٹھہرے اور سزا پائی اور وہ مورت توڑی گئی۔ اس لئے اُس مورت کی تعظیم کو دیگر بُت پرستوں کے بچاؤ میں پیش نہیں کرسکتے۔ رہی تعظیم دو کروبیوں کی سو اولاً معلوم ہو کہ اُن کی بابت یوں لکھا ہے کہ وہاں میں تجھسے ملاقات کرونگا اور میں کفارہ گاہ کے اوپر سے کروبیوں کے درمیان سے جو عہدنامہ کے صندوق کے اوپر ہونگے اُن سب چیزوں کی بابت جو میں بنی اسرائیل کے لئے تجھے حکم کرونگا تجھسے بات چیت کرونگا۔ (خروج ۲۵: ۲۲) دیکھئے کہ باوجود جائے ہمکلامی الٰہی ہونے کے اُنکی تعظیم عابدانہ کی تحریک نہیں ہوئی ہے۔ ثانیاً۔ بنی اسرائیل نے کبھی اُن کروبیوں کی عابدانہ تعظیم نہیں کی۔ اسلئے اُن کروبیوں کے سبب اُن پر حکم گناہ بُت پرستی کا عائد نہیں ہوتا۔ لہذا دیگر اقوام کی بُت پرستی اور گنہگاری کو بنی اسرائیل میں کروبیوں کے بنائے جانے سے کچھ نسبت نہیں ہے۔ اگر ہمارے وطن کی مورتیں مثل مورت رام یا لچھمن یا سیتا یا گنیش یا بھیرو یا کالی وغیرہ وغیرہ بھیجاں جائے ہمکلامی الٰہی ہوں تاہم وہ انسان کے لئے معبود نہیں ہوسکتے۔ میرے ہندو برادران کی بُت پرستی مورتیں رکھنے میں نہیں مگر اس بات میں ہے کہ وہ اُن مورتوں کی خواہ اُن میں کچھ ستیا ہو خواہ نہیں ہو عابدانہ تعظیم کرتے ہیں۔ جو فقط خدائے خالق کو واجب ہے + جاننا چاہئے کہ توریت میں آیا ہے کہ میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہووے۔ تو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت ... مت بنا تو اُنکے آگے اپنے تئیں مت جھکا اور نہ اُنکی عبادت کر کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیور خدا ہوں (خروج ۲۰: ۳-۵) اب اس سے تجاوز کرنے کا نام بُت پرستی ہے۔ خواہ کسی قوم میں ہو۔ اور ظاہر ہے کہ جب کبھی قوم اسرائیل برگزیدہ خدا نے اس حکم سے تجاوز کیا تو ضرور سزا پائی تو دیگر اقوام بُت پرستی کرکے کیونکر بچینگی پس اگر خدا اور قوموں کو بُت پرستی کی سزا دیوے تو کچھ بے انصافی نہیں ہے۔ کروبیوں کا بنایا جانا خدا کو غیرت دلانے کے لئے نہ تھا نیز اور اُس کی چیزیں اس لئے نہ بنائی گئیں کہ انسان اُن سے خدا کو غیرت دلاوے مگر جب انسان ایسا کرتا ہے تو گنہگار ٹھہرتا اور سزا کے لائق ہوتا ہے۔ ایسا ہی ان دو کروبیوں اور دیگر چیزوں کی نسبت سمجھو جو خیمہ گاہ اور ہیکل کے متعلق مامور ہیں +

قولہ۔ پس از روئے اِن جملہ قباحات مستنبطہ از حکم بالا اِس کلام کا الہام اللہ سے ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا +

آئے محبوب مسیح صاحب! قباحت تو ایک بھی نہ رہی الا اس حکم کا الہام اللہ سے ہونا ثابت رہا۔ جیسا لکھا ہے کہ خداوند نے موسیٰ کو فرمایا کہ ایک جلانے والا سانپ اپنے لئے بنا الخ +

راقم

بندہ جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس



# شراب خانہ خراب

منجانب منشی عبداللطیف وقائع نگار

## جو ۵ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو مشن سکول ہال میں پڑھا گیا

اکثر صاحبان اسکو تفریح کے طور پر شروع کرتے ہیں جو اخیر کو وہی اعلیٰ درجہ پر پہنچکر نقصان رساں ہوجاتی ہی اگرچہ پہلے صرف تفریح کے واسطے شروع کیا جاتا ہی لیکن اخیر اس باعث سے کہ طبیعت پر غالب آجاتی ہی ترک کرنا مشکل ہوجاتا ہی اور اس کا چھوڑنا گراں گذرتا ہی اگر تم ارادہ کرلو کہ ہم ایک ہفتہ تک شراب کا قطرہ نہ چھوئینگے اور ہفتہ بھی پرہیز رکھو تو درست ہی لیکن اگر تم شروع کردو اور کہو کہ ایک پیالہ پی کر پھر دوسرا نہ پئینگے تو ایسے ہی تم دوسرا پینے کو مجبور ہوگے اور پھر بوتل تک نوبت پہنچیگی جسطرح ایک دفعہ کوئی شخص چوری پر ہاتھ اُٹھالے تو پھر وہ دلیر ہوجاتا ہی ننھے پودے اس بُری عادت کے اختیار کرنے پر بدل مائل ہو رہے ہیں میں نے دیکھا ہی کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کے والدین زبردستی انکو پلاتے ہیں اور یہی چھوٹے چھوٹے بچے پلوا بلکہ ادنےٰ تک پی جاتے ہیں جب بچہ شراب پی جاتا ہی تو انکے باپ دادا پیٹھ ٹھوک کر کہتے ہیں شاباش مرحبا۔ این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند کیا یہ بات اعتبار کے قابل ہی کہ بُری عادتیں جنکو ہم بچپن ہی سے اپنے پیچھے لگاتے ہیں ہم سے علیحدہ ہوجائینگی اور روز بروز ترقی نہ ہوگی اور طبیعت پر اپنا اثر نہ کرینگی چنانچہ گمبلر صاحب ملک اسکاٹ لنڈ کے رہنے والے جو ایک بہت ہی غریب شخص تھے وہ کہتے ہیں کہ میں جب مستری کا کام کیا کرتا تھا تو ایک دن میرے بھائیوں نے معمول سے زیادہ کمایا اور سب کی رائے ہوئی کہ آؤ آج اسکی خوشی میں سب ملکر شراب پئیں میں بھی اپنے بھائیوں کی دیکھا دیکھی دو پیالے پی ہی گیا گھر جو آیا تو میری باتیں بہکی بہکی ہوتی تھیں قدم کہیں کے کہیں پڑتے تھے کتاب جو پڑھتا ہوں تو حروف بھاگتے نظر آتے ہیں آنکھ ہر کہ ٹھہرتی ہی نہیں میں اپنی اس حرکت پر سخت نادم ہوا اور دل میں مصمم ارادہ کیا کہ اب شراب کو کبھی ہاتھ سے نہ چھوؤنگا چنانچہ اس کامل ارادے سے مجھکو بڑا نفع ہوا اور ابھی تک میں اپنے اُسی قصد کی بدولت خدا کے فضل سے بُری بلا سے بچا ہوا ہوں اس طرح کا قطعی فیصلہ انسان کو بُرائیوں سے بچاتا ہی۔ اگر مسٹر گمبلر دوسری مرتبہ شراب پی لیتے تو پھر اُس سے بچنا مشکل ہوجاتا اگر اسکی عادت پڑجاتی تو پھر عادۃً اسکا چھوٹنا مشکل کیا بلکہ ناممکن ہوجاتا +

اکثر صاحب فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے شراب رنڈی وغیرہ سامان عیش اسیواسطے پیدا کئے ہیں کہ انسان انکو حسب ضرورت استعمال میں لاوے۔ جو شخص انکے استعمال سے روگردانی کریگا وہ نعمتیں روز حشر خدا سے دادخواہ ہونگی اور کہینگی کہ فلاں شخص ہمکو استعمال میں نہیں لایا۔ پھر اسکا کیا جواب دوگے۔ توبہ اللہ نے نہیں فرمایا ہی کہ بوتلوں پر بوتلیں لونڈھاؤ سیخ کے کباب چکھو اپنی دولت برباد کرو اور پاگل بنو اور جان مفت ضائع کرو بے ایمان کہلاؤ گھر پھونک تماشا دیکھو ننگا نباد کرو آبرو کھوؤ واہیات بکو موریوں کے کیچڑ میں لیٹو +

ای صاحبو یہہ وہ مار ہی کہ گزیدہ اسکا تریاق سے بھی اچھا نہ ہو یہہ وہ بلا ہی کہ جسنے لاکھوں بندگان خدا کا شاہ سے گدا تک کلیجا کھایا ہی یہہ وہ دیو صحرائی ہی کہ جسکے سر پر بے انتہا جانوں کا خون ہی بس خیال تو کرو اور ذرا دل میں سوچو کہ باری تعالیٰ ایسی بُری چیز کے استعمال کے لئے کب اجازت دیتا ہی اے لعنت خدا جن لوگوں کا یہہ خیال ہی انکو واضح رہے کہ ہمارا باری تعالیٰ نیکو کار اور نیکی پسند ہی وہ گناہ پر مائل نہیں کرتا بلکہ صرف نیکی کی ہدایت کرتا ہی یہہ کام نفس بدراہ کا ہی اگر بجائے ان عادات کے نیک عادات ابتدا ہی میں پیدا کیجاویں تو پھر نیکی کیطرف رغبت اور افزوں ہوگی۔ یہہ شرابخوری ہمکو کوئی نیک کام نہیں کرنے دیتی ہمیشہ شرابی کی طبیعت بدی کیطرف مائل رہتی ہی۔ پس ضرور ہی کہ ابتدا ہی سے ایسی عادت ڈالے جسکے بدلنے کی ضرورت نہ ہو۔ پہلے بھی ایک عمدہ مثال اسکے بُرے نتائج کی لکھچکا ہوں اب پھر اور بھی لکھتا ہوں اور یہہ اس قابل ہیں کہ سب صاحب اسپر غور فرماکر شراب پینے سے اجتناب قطعی فرماویں۔ ہفتہ گذشتہ میں امروہہ ضلع بجنور میں ایک محرر نشہ شراب سے سرشار اور بدمست ہوکر سرور کے غرور میں برہنہ ایک رئیس کے مکان میں بلا توقف چلا گیا انجام کار کچھ نہ سمجھا رئیس نے دیکھا اور سوچا کہ یا الٰہی یہہ کیا معاملہ ہی اور یہہ کیسا دیوانہ ہی نہ کچھ کہتا ہی اور نہ سنتا ہی دیوانہ وار مکان میں چلا آیا ہی نوکروں کو حکم دیا کہ پکڑے کیوں نہیں اسپر نوکروں نے فوراً پکڑ لیا اندھیری رات تھی۔ دھڑا دھڑ دھڑا دھڑ جوتے پڑنے لگے ایسی حالت میں ہوش آگئی کہا توبہ توبہ مجھے کیوں مارتے ہو آج شراب پی لی تھی نشہ ہوگیا چھوڑ دو میں تو وہی بیچارہ محرر جوڈیشل ہوں اپنے مکان کو جاتا تھا بھول کر آگیا ہوں چھوڑ دو میں قسم کھاتا ہوں کہ آئندہ شراب نہ پیونگا +

کلکتہ میں دو جہازی ملازم جتیا بازار میں اپنی تصویر کھنچوانے گئے ایک بالاخانے پر چڑھنے لگے چونکہ نشہ میں چور تھے ایک اُن میں سے سیڑھی پر سے گر پڑا۔ اُسکی کھوپری ٹوٹ گئی اور تیسرے روز مر گیا۔ ایک دانا کا قول ہی کہ دنیا میں جسقدر بیماریاں موجود ہیں وہ کم سے کم آدھی خراب سے پیدا ہوتی ہیں اور وہ مُہلک اور نہایت خطرناک خیال کیجاتی ہیں۔ بڑے تعجب کی بات ہی کہ روپیہ خرچ کرکے بڑے شوق سے ہم ان بیماریوں کو اپنے پیچھے لگاتے ہیں +

آج کل یہہ تمام مشہور ہو رہا ہی کہ ملک میں تہذیب اور شائستگی پھیل رہی ہی اور تعلیم یافتوں کی تعداد دن دگنے رات چوگنی ترقی کر رہی ہی۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر یہی بادہ گساری کی کثرت رہی تو ابھی ہندوستان سے شائستگی کوسوں کیا بلکہ منزلوں دور ہے۔ ہرچند لوگ آئے دن شرابخوری کے نتایج دیکھتے اور سنتے ہیں مگر تعجب ہی کہ اس مردار خانہ خراب کے استعمال سے احتراز نہیں کرتے بلکہ روز بروز اسکو ترقی دیتے چلے جاتے ہیں +

اس شراب نے ہندوستانیوں کا کچھ نہیں چھوڑا اگر اب بھی

یہی حالت اور کثرت رہی تو خدا جانے کیا حالت ہوگی۔ اے پیارے بھائیو جب تک ہمارے خیالات نہیں بدلتے تب تک عادتوں کا بدلنا مشکل ہے۔ ہم ہزاروں کوشش کیوں نہ کریں سب نقش برآب ہیں اپنے اوپر فتح پانی اور اپنے تئیں اپنے قابو میں رکھنا سب فتح یابیوں سے بڑھ کر ہے۔

ہماری تعلیم یافتہ اور مہذب اور شائستہ صاحبو سرکار اسکے رواج کم کرنیکا خیال اسوجہ سے نہیں کرتی کہ اس خانہ خراب مسکرات سے لاکھوں روپیہ کی آمدنی ہے اسکو اسکی کمی سے سراسر نقصان ہے مگر آپ صاحبان کو ضرور کوئی نہ کوئی تجویز کرنی چاہئے جس سے شراب نوشی کا رواج کم ہو اور اس کے عاشق اسکے استعمال سے تائب اور دست کش ہو جائیں۔ جسقدر مسکرات کو آجکل فروغ ہوا ہے کبھی فروغ نہیں ہوا کوئی شراب خانہ خراب کی بوتمیں لوٹ رہا ہے کوئی افیون گھول گھول کر پی رہا ہے۔ اگر ہماری گورنمنٹ اور مہربان باپ اپنے سعادتمند بیٹوں کے واسطے شراب خوری کی اس حد سے زیادہ ترقی کو اپنی مہذب اور شائستہ عملداری میں پسند نہ کرے۔ اور شراب خوری کی نسبت کوئی ایسا بندوبست کرے جس سے یہہ ترقی شراب خوری کی کہ جس سے لاکھوں مقدمات وقوع میں آتے ہیں اور ہزاروں جانیں اس نشہ کی بدولت ضائع ہوتی ہیں کم ہو جاوے تو تمام ملک کے لوگ انگریزی گورنمنٹ کے شکرگذار ہوں کہ اُس نے بڑی مہربانی سے اس شراب خانہ خراب سے نجات دی جو طوفان بے تمیزی کی طرح ملک میں پھیلکر دین وجان کو غارت کر رہا ہے۔

## اخبارات تاربرقی

**پیرس** ۸۔ اکتوبر۔ افواہ ہے کہ جنرل تھی بوڈن وزیر جنگ نے استعفا دیدیا ہے۔

سینٹ پیٹرسبرگ سے خبر آئی ہے کہ مالوگ بڑی خوشی دکھلا رہے ہیں اور فرانس کیحالت کمزور اور ضعیف ہے۔

**بلفاسٹ** ۸۔ اکتوبر۔ سر سٹیفورڈ نارتھ کوٹ نے یہاں آج اثنائے تقریر میں کہا کہ وہ مارکوئیس آف رپن کی پالیسی کو ہندوستان میں خوف کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

**شملہ** ۸۔ اکتوبر۔ صاحبان جج پنجاب یہاں ۱۲۔ ماہ حال کو اپنا آخری جلسہ کرکے ۱۵ کو لاہور میں کریںگے غرضکہ وہ ۱۳ کو شملہ سے روانہ ہونگے۔ لیجسلیٹو کانسل کا آخری جلسہ ۱۱ ماہ حال کو ہوگا۔ آنریبل مسٹر البرٹ اخیر نومبر تک یہاں تشریف رکھینگے آنریبل مسٹر ہارکلی سیدھے لاہور کو واپس آئینگے اور کلکتہ جیسا کہ پہلے ارادہ تھا نہیں جائینگے جناب لیڈی ایچیسن صاحبہ آئندہ پنجشنبہ کی صبح کو ہمراہی کپتان میسن صاحب اے۔ ڈی۔ سی جو رخصت پر جاتے ہیں بمبئی کو روانہ ہونگی۔ اور مقام دھار پر ایچیسن صاحب سے ملینگی۔ جناب سر ایچیسن صاحب صرف ۱۰ تاریخ کی کونسل کے لئے یہاں واپس آئینگے جس میں غالباً مسودہ پنجاب لوکل سلف گورنمنٹ پاس ہونیوالا ہے۔

**شملہ** ۹۔ اکتوبر۔ قندھار ریلوے کی تکمیل کی منظوری کی نسبت میں معتبر طور سے کہہ سکتا ہوں کہ سبی سے آگے اس کو وسعت نہ دیجائیگی اور نہ ابھی تک اسپر بحث ہوئی اور نہ کوئی تجویز پیش ہوئی جو کچھ ہونیوالا ہے وہ یہہ ہے کہ سوجودہ ہرنائی رستہ کو قلعہ تک بڑھا دیا جائیگا کیونکہ اسپر تاجروں کی بہت آمد و رفت ہے اور اس سے بہت سہولیت ہو جائیگی۔ اگر رستہ بولن بارش سے کبھی خراب بھی ہو جائے۔ ہرنائی کی سڑک پر اب ایک گاڑی بھی بمشکل گزر ہو سکتا ہے اور صرف ایک پگڈنڈی کے طور پر ہے جسکی کبھی کبھی درستی ہو جاتی ہے اب جو اسکی درستی کی تجویز ہوئی ہے اس سے یہہ غرض نہیں کہ تمام سڑک کو گاڑی کی سڑک بنا دیا جائے بلکہ ان دو تین جگہوں کی درستی کردیجائے جو بہت ہی خراب ہیں۔ یہہ بات ہے جو ہونیوالی ہے اور یہہ امر کوئی بہت توجہ کے لایق نہیں کیونکہ اس طرح سے وقتاً فوقتاً درہ بولن کی بھی درستی ہوتی ہی رہتی ہے۔

**بمبئی** ۸۔ اکتوبر۔ سر جان مچل ملک طبیب پرنسپل جنرل ہسپتال نے کپتان جیکس کے خلاف مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی کیا ہے کہ کپتان مذکور نے بمبئی گزٹ میں ایک چٹھی شائع کرائی تھی جس میں جنرل ہسپتال کی نسبت برا لکھا گیا تھا۔

**قسطنطنیہ** ۸۔ اکتوبر۔ آرچ ڈیوک ولی عہد آسٹریا نے سلطان سے ملے جنہوں نے نہایت ہی تپاک کے ساتھ انسے ملاقات کی۔

**پیرس** ۸۔ اکتوبر۔ اس بیعزتی کے لئے جو شاہ الفانسو کی ہوئی آج سرکاری جرنل میں ایک نوٹ اس بارہ میں شائع ہوا ہے کہ پریسیڈنٹ گریوی کی حضرت جو کل چھپی تھی ٹھیک تھی۔

**پیرس** ۹۔ اکتوبر۔ وزیر بحری۔ وائس ایڈمرل پیرن بجائے جنرل تھیبوڈن کی بجائے وزیر جنگ مقرر ہوئے ہیں۔ آمیر البحر گنجر نے ۳۰۔ ستمبر کو بذریعہ تار برقی خبر دی ہے کہ سڑکوں کی ابتر حالت نے فوجی کارروائی کو فی الحال ملتوی کردیا۔ ٹانکم سے خبر آئی ہے کہ بہت گروہوں نے جو سیاہ جھنڈے والوں کی مانند ایک جماعت ہے ریاستہائے لاٹ کے شمالی مشرقی حصہ پر حملہ کیا اور گورنمنٹ سیام انکے خلاف مہم کی تیاری کر رہی ہے۔

**پیرس** ۱۰۔ اکتوبر۔ یقین کیا جاتا ہے کہ فرانس اور چین کی باہمی صلاح ومشورت بیفائدہ ہونے کے باعث ملتوی کردی گئی۔

**پیرس** ۹۔ اکتوبر۔ جنرل کیمپنسن وزیر صیغہ جنگ مقرر ہوئے ہیں۔ ٹانکن سے ایک مراسلہ آیا ہے کہ سیاہ جھنڈے والوں نے مقام سونٹائی کو چھوڑ دیا ہے فرانس کی گورنمنٹ نے اس خیال سے کہ متواتر فتح سے اُس کو تقویت حاصل ہوگی ٹانکن میں کارروائی جنگ سرگرمی سے کرنے کا حکم دیا ہے یہہ مشتہر کیا گیا ہے کہ شاہ کمبوڈیا نے فرانس کی گورنمنٹ کو اپنی سلطنت کے محاصل جمع کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

## چوہوں پر آفت

اس سے چوہے چوہیاں۔ گبریلا۔ کھیاں۔ چیونٹیاں۔ کھٹمل۔ جھینگر۔ اور حشرات الارض۔ لال بیگ۔ مچھلی گو فوراً دفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت سائز ہے سات چٹس پی ایس مینڈن کمپنی جنرل ایجنٹ بمبئی سے ملتی ہے۔

**ممالک** متحدہ امریکہ میں منجملہ ۱۱۴۱ مصنفوں کے ۳۲۰ عورتیں ہیں۔ کاریگروں میں ۲۰۶۱ عورتیں بمقابلہ ۲۳۳۰ مردوں کے موجود ہیں۔ نامہ نگاروں کی مجموعی تعداد ۱۲۰۰۸ ہے انمیں عورتیں ۲۲۸ ہیں اور ۷۰۶ عورتیں چھاپے سے جمع کرتی ہیں سیلوں میں ۱۵۲۲۵ عورتیں بمقابلہ ۲۳۲۵ مردوں کے موجود ہیں ۳۵۰۶ عورتیں اور ایسی ہیں جو چھاپنے اور ٹائپ جاننے کا کام کرتی ہیں +

**تازہ** ترین انتظام کے مطابق عالی جناب ڈیوک آف کناٹ بمبئی میں رونق افروز ہونے پر قریب چار پانچ روز کے جناب گورنر صاحب کے مہمان ہونگے۔ اور اسکے بعد براہ راست میرٹھ کو تشریف لیجاوینگے جہاں ڈیوک ممدوح جنرل برایٹ سے اپنے ڈویزن کی کمان لینگے۔ غالب ہے کہ راستہ میں سفر توڑدیا جاوے اور اُس حالت میں شہزادہ ممدوح معہ اپنی میم صاحبہ کے گورنمنٹ ہوس الہ آباد میں جناب سر الفریڈ لائل صاحب کے پاس قیام فرماینگے۔ یہہ بیان کیا گیا ہے کہ عالیجناب ڈیوک ممدوح جب تک میرٹھ میں رہینگے فوج کے ایک جنرل کی معمولی وضع کے ساتھ رہینگے اور اُسی مکان میں سکونت اختیار کرینگے جس میں اُنکے جانشین پہلے رہتے تھے اور فوج کے ایک معمولی عہدہ دار کے طور پر کام کرینگے لیکن جب ڈیوک ممدوح کلکتہ کو نمائشگاہ کی سیر کے واسطے تشریف لیجاوینگے تو جب تک وہاں انکا قیام ہوگا۔ اُنکی عزت بطور ایک شہزادہ خاندان شاہی کے کیجاویگی یہہ سُنا گیا ہے کہ میجر جان شریف صاحب جو سابق میں پولٹیکل ایجنٹ تھے اور وسط ہند میں اسی عہدہ پر ہیں شہزادہ ممدوح کے خانگی امورات کے منتظم ہونگے +

**بنگلور** کے برہمنوں میں تعلیم کے لئے ولایت جانیکی گرمجوشی پھیلتی جاتی ہے ہمنے سُنا ہے کہ ایک برہمن طالب علم نے جو وہ وشنو فرقہ سے ہے یورپ جانیکا ارادہ ظاہر کیا اور اِس سے اُسکے قوم کے لوگوں میں کچھ گھبراہٹ پیدا ہوگئی ہے اب اِس پر ایک جلسہ قائم ہوگا۔ اگر وشنو برہمنوں میں ولایت کا عزم پختہ ہوگیا تو اَور قومیں بھی غالباً بہت جلد اُسکی پیروی کرینگی +

**مہاراجہ** دلیپ سنگھ صاحب نے اپنے ہندوستان میں آنے کا قصد ملتوی کیا اور گورنمنٹ نے وظیفہ بڑھا دیا تا کہ اُنکا قرضہ ادا ہو اگر یہہ سچ ہے تو ہندوستان میں ٹیکس دینے والے خوش نہ ہونگے جن لوگوں کو اُنسے کچھ ہمدردی باقی بھی رہی وہ ایسے لوگوں کے دینے پر کب راضی ہونگے +

**راجہ** سوچیت سنگھ صاحب چمبہ والے آجکل پیرس میں ہیں اور اسقدر محتاج ہو رہے ہیں کہ برٹش خیرات خانہ کو رفع تکلیف کے لئے درخواست دی اِس خبر سے تو بہت ہی افسوس ظاہر ہوتا ہے +

**پنجاب** کے روسائی کی بابت گورنمنٹ کو اطلاع دی گئی ہے کہ رؤسا پٹیالہ و جیند و نابھہ بہاولپور اور وہ ہندوستانی رئیس جو کمشنری دہلی حصار انبالہ۔ جالندھر پشاور اور ڈیرہ جات میں ہیں ان میں سے کسی کا قصد نمائشگاہ کلکتہ کی سیر کا نہیں ہے۔ راجہ سر صاحب دیال کشن کوٹ ہی ہندوستانی رئیس ہیں جو امرتسر سے جاینگے +

**لاہور** کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ۲۰ اکتوبر کو مکتی فوج کا حملہ لاہور پر ہوا۔ شہر کے لہاری دروازہ کے باہر شام کے وقت اُن کی انتظار میں ایک انبوہ کثیر تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد میجر ٹکر اور مسس ٹکر معہ چند افسران مکتی فوج کے بگھیوں پر سوار ہوکر ایک طرف سے برامد ہوئے اور بھجن گانے شروع کر دئے میجر ٹکر صاحب کی پوشاک بالکل ہندوستانی فقیروں کی سی تھی اور مسس ٹکر کی وضع بھی ہندوستانی عیسائی عورتوں کے موافق تھی۔ یہہ لوگ اِس وضع سے چھکڑوں پر سوار ہوکر گاتے بجاتے انارکلی میں سے ہوکر لارنس ہال میں گئے +

**کابل**۔ آجکل انگریزی اخبارات میں کابل اور اُسکے امیر کی نسبت طرح طرح کی افواہیں مشہور ہو رہی ہیں۔ گو اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ آجکل کابل میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہمارے مخبروں کو بہت کم معلوم ہے چنانچہ انڈین ڈیلی نیوز لکھتا ہے کہ امیر ہرات جانا چاہتے ہیں مگر غلزئی مانع عزیمت ہیں۔ کابل میں کسی شخص کو اِس امر کا یقین نہیں ہے کہ امیر کی غیبت میں کابل پر قبضہ رہے۔ صرف غلزیوں اور شمالی فرقوں کی وجہ سے جنوبی حصہ کے درانی سر نہیں اُٹھا سکتے۔ اگر غلزئی امیر سے منحرف ہوجائیں تو اُنکا استیصال بہت ہی دشوار ہے ابھی شمالی قوموں کے ساتھ ایک لڑائی اَور باقی ہے جسمیں امیر کی مصروفیت زیادہ تر مطلوب ہوگی اور عجب نہیں کہ عبدالرحمن خان بھی سے کچھ اسکا انتظام کرنے کے لئے آمادہ ہو +

**فرانس** کی ایک تار خبر میں لکھا ہے کہ شاہ اسپین دارالسلطنت فرانس میں پہنچے۔ پریسیڈنٹ فرانس نے اُنکا استقبال کیا اور جبکہ وہ محل میں پریسیڈنٹ کے ساتھ جارہے تھے رعایا فرانس نے اُنکو سخت ہتک اور قبیح کلمات کہے اور تمام رستے میں شاہ موصوف کی توہین ہوتی رہی یہہ امر اُنکو سخت ناگوار گذرا اور اگرچہ پریسیڈنٹ نے رعایا کی اِس گستاخی کے لئے بہت سی عذر خواہی کی مگر شاہ اسپین نہایت رنجیدہ ہوکر اُس سے دوسرے ہی روز اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ اسپین کے باشندوں کو فرانس والوں کے اِس چال چلن پر ایسا غصہ چڑھا ہے کہ کچھ عجب نہیں ہے کہ اگر یہی صورت رہی تو ضرور فرانس کے ساتھ اسپین کا جنگ ہوگا اور اِسی لئے اسپین کے وکیل کی نہایت ہی حفاظت کیجاتی ہے +

**آلہ شعاعی**۔ ڈاکٹر جیند اسکام لبورن نے آلہ معین الصورت سے بھی بڑھکر ایجاد کی ہے یعنے ایک آلہ شعاعی بنایا جو شخص غیر کو تماشہ دیکھنے نہ جاسکے وہ اُن شعاعوں کے وسیلہ سے گھر بیٹھے تماشہ دیکھے اور معین الصورت کے ذریعہ سے آوازیں سُنے۔ انہیں بیلوں میں آزمائش ہوئی ایک تاریک مکان میں چالیس آدمی بیٹھے ہوے تھے سے ٹھیرنگٹن کی گھوڑدوڑ دیکھی ذرا سی روشنی تھی اُسمیں سب تصویریں نظر آئیں ٹیلیفون سے بہت کام نکلتا ہے مگر یہہ نو ایجاد آلہ بھی نہائت ہی معقول ہے +

## رسید زر

| | |
|---|---|
| صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب | سے |
| جناب بابو بشیشر داس صاحب از پریچہ | عہ ۲ر |
| جناب شہزادی صاحب حال صاحبہ از فیروزپور | ۱۱ر |
| جناب بابو رلیا رام صاحب از سیونی چھپارا | سے ۲ر |
| جناب منشی کاہن سنگھ صاحب از شملہ | عہ ۲ر |
| جناب مسٹر پاول تنکی صاحب از پشاور | سے |
| جناب منشی محمد یوسف حامد صاحب از حیدرآباد سندھ | عہ ۲ر |
| جناب بابو ہیرالال صاحب از کلکتہ | عہ ۲ر |
| جناب پادری پی ایم زنگر صاحب از متھرا | عہ ۲ر |
| جناب منشی رام دتا مل صاحب اسسٹنٹ ماسٹر ریوے | عہ ۲ر |
| جناب بابو رام گوپال صاحب از سلطانپور | عہ ۲ر |
| جناب پادری جے سکلسٹر صاحب از جےپور | عہ |
| جناب پادری اے۔ بی کالڈویل صاحب گورداسپور | سے ۲ر |
| جناب مسٹر اے۔ این واٹ فورڈ از کانپور | سے ۲ر |
| جناب منشی فتح محمد صاحب از فیروزپور | ۸ر |
| جناب منشی منور خاں صاحب کپتی گسٹ از اجمیر | عہ |
| جناب لالہ سردھا رام صاحب از جالندھر | عہ ۲ر |
| جناب منشی رحیم بخش صاحب از مسوری | عہ ۲ر |
| جناب بابو رلائے منگل صاحب از ملتان | سے ۲ر |
| جناب ڈاکٹر سید حسن صاحب از پٹیالہ | عہ ۲ر |
| جناب مسٹر جے طامس صاحب از کانپور | عہ ۲ر |
| جناب غوث محمد صاحب از لودیانہ | عہ ۲ر |
| جناب مسٹر بھوانیداس صاحب از دواناپور | عہ |
| جناب منشی عبدالعلی صاحب از باندہ | عہ ۲ر |
| جناب قاضی فضل الرحمن صاحب پٹنہ | عہ |



## لودیانہ

اہل ہنود کا دسہرہ اور مسلمانوں کی بقرعید ختم ہوئی میلہ میں کوئی جدید اختراعی امر وقوع میں نہیں آیا البتہ اہل علمہ پولیس والوں کا شاکی تھا کیونکہ چند اہل علمہ والوں کو اندر جانے سے بیطرح روکا گیا مگر اگلے روز انتظام خوب ہوگیا تھا اور اندر جانے والوں کو جو اندر جانے کے مستحق تھے نہیں روکا گیا میلہ میں ایک سوانگ جو پریوں کے نام سے مشہور ہو وہ قابل گرفت تھا کیونکہ ایک لڑکے کو سخت تکلیف تھی اور اُسکے ہاتھ پیر حس و حرکت ہوگئے تھے قانوناً ایسے سوانگ جس سے انسان کو کوئی صدمہ پہنچے ممنوع ہیں۔ اُمید ہو کہ آئندہ کو ان باتوں پر ضرور خیال ہوگا +

لالہ سالگرام صاحب داروغہ جیل خانہ لودیانہ کی نسبت سرکار میں مخبری ہوئی کہ اُسنے بہت ہی سرکاری روپیہ غبن کیا ہو چنانچہ اس مخبری پر پولیس نے فوراً تحقیقات شروع کردی اور داروغہ کو معطل کیا گیا۔ کہتے ہیں کہ پولیس نے بہت کچھ ثابت کیا ہی جسپر داروغہ صاحب ماخوذ ہو کر داخل حوالات کئے گئے اور تاحال تحقیقات کا سلسلہ جاری ہو +

۱۵ اکتوبر کو جسے شاہ گدی شاہ شہداپر بڑی دھوم دھام سے عدالت کیطرف سے بیٹھا اور شہر میں باجہ وغیرہ کے ساتھ پھرا۔ یہ مقدمہ ایک عرصہ سے عدالت میں دائر تھا مگر فریق ثانی کیطرف سے کہتے ہیں کہ اپیل دائر ہونیوالا ہو +

۱۳ اکتوبر کو عالم سنگھ صاحب سوداگر اور جناب مسٹر ہیوز صاحب ٹھیکہ دار نہر کے درمیان بڑی ارپیٹائی ہوئی چنانچہ ۱۶ اکتوبر کو جناب مسٹر ہیوز صاحب کیطرف سے عدالت میں دعویٰ دائر ہوا ہی +

اخبار سیول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۱۶ اکتوبر میں لکھا ہو کہ بمبئی میں بقرعید کے روز اہل ہنود اور اہل اسلام کے درمیان سخت فساد وقوع میں آیا۔ اور فساد کے سرغنہ ماخوذ کئے گئے ہیں +

افسوس کہ ہمارے اہل ہند اب تک آزادی کا برتاو نہیں جانتے

ابھی کل کی بات ہو کہ اہل بمبئی نے بیچارہ گمتی فوج والوں کو ناحق فساد کے بانی قرار دیکر ستایا تھا لیکن اب انکی بقرعید کے روز والی کارروائی ثابت کرتی ہو کہ فساد کا بیج اہل بمبئی میں ہو اور ہمکو یقین ہو کہ گورنمنٹ پر بخوبی ثابت ہوجائیگا کہ پولیس بمبئی کی کارروائی گمتی فوج کی نسبت بالکل بیجا تھی +

آج جیل خانہ کے سامھنے ایک خونی جسنے اپنی عورت کو مار ڈالا تھا پھانسی دیا گیا +

**اعلان** ناظرین ہانگین اور اپنے مہربان کارسپانڈنٹ صاحبان کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا جاتا ہو کہ آئندہ اگر کسی صاحب کو مضامین بمراد اندراج اخبار نور افشاں ارسال فرمانا یا اڈیٹوریل خط و کتابت کرنا منظور ہو تو اسسٹنٹ اڈیٹر مسٹر ایم ویلی صاحب سے مشن پریس لودیانہ کے نام پر کریں البتہ روپیہ و پیسہ کا حساب و کتاب متعلقہ اخبار ابھی میری تحویل میں ہو اس بارے میں ہر ایک صاحب کو مجھسے مخاطب ہونا چاہئے اگر زمشتہ کے نامہ نگاران اپنے اپنے مکتوب الیہ پہچان کر بہ ترتیب خط و کتابت نہ کریں تو کاتب و مکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اس صورت میں نور افشاں کا ذمہ وار ہونا سخت دشوار ہو +

**المشتہر** پادری ای۔ ایم ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

## اعلان

مشتریان اخبار نور افشاں و صاحبان نامہ نگاران کی خدمت میں التماس ہو کہ جو صاحبان مضامین برائے اندراج اخبار نور افشاں مرحمت فرمایا کریں۔ خوشخط صاف و نستعلیق لکھکر روانہ کیا کریں اور جو صاحبان قیمت اخبار ہذا کی مرحمت فرماتے ہیں وہ بھی اپنا نام صاف اور پورا معہ نام شہر وغیرہ کے درج خط فرمایا کریں کیونکہ بعض صاحبان کے نام ایسے پیچیدہ ہوتے ہیں کہ ہرگز پڑھے نہیں جاتے اس دفع تکلیف کے لئے یہ التماس ہو +

**المشتہر**

پادری ای۔ ایم ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا

